نبوتِ محمدی کی آفاقیت

آغاز، اعلان اور تعین

پروفیسر محمد یٰسین مظہر صدیقی

ایک صحیح حدیث کے مطابق، جسے امام ترمذیؒ نے نقل کیا ہے، حضرت محمد ﷺ کی نبوت کا آغاز روزِ ازل ہی میں ہوگیا تھا۔ ارشادِ نبویؐ کے مبارک الفاظ یہ ہیں: ''**کنت نبیا و آدم بین الروح والجسد**'' ۱؎ (میں اس وقت بھی نبی تھا جب حضرت آدم علیہ السلام روح اور جسم کے درمیان تھے، یعنی جب ان کی تخلیق کا خمیر اٹھ رہا تھا)۔ بعض احادیث میں دوسرے الفاظ اور تعبیرات بھی دوسری سندوں سے مروی ہیں، مگر ان کا مفہوم و اطلاق یکساں ہے۔ محدثین کرام نے ان تمام ارشاداتِ عالیہ کا یہی مفہوم متعین کیا ہے کہ ارادہ وعلمِ الٰہی میں نبوتِ محمدی اول روز سے متعین ہوچکی تھی۔ صحیح بخاری، کتاب المناقب، باب خاتم النبیین کی شرح میں حافظ ابن حجر عسقلانیؒ نے نبوتِ محمدی کی آفاقیت سے متعلق ایک حدیث نقل کی ہے جو مذکورہ بالا حدیثِ ترمذی کی دوسری تعبیر ہے۔ حضرت عرباض بن ساریہؓ کی مرفوع حدیث کے الفاظ یہ ہیں: ''**انی عبداللہ و خاتم النبیین و ان آدم لمنجدل فی طینته**'' ۲؎

رسولِ اکرم ﷺ کی نبوت ورسالت کے وجوب کا اولین مرحلہ علم وارادۂ الٰہی نے طے کردیا تو دوسرا مرحلہ آیا۔ صوفیائے کرام اور دوسرے علماءِ باطن وعارفینِ حقیقت نے اسے نورِ محمدی، حقیقتِ محمدی / احمدی جیسی تعبیرات سے ظاہر کیا ہے۔ تکوینی امور ومظاہر کی منتقلی ارادہ وعلم الٰہی سے حضرت آدمؑ کی تخلیق کے ساتھ ان کی صلبِ مبارک میں بہ شکل نورِ محمدی ہوئی۔ صلبِ آدمؑ سے پشت در پشت انبیاء کرام کی اصلاب میں منتقل ہوتی ہوئی